سے ہے نظم کیا ہے مرحوم انور صابری کی ایک پیشنگوئی ہے جو اتنی واضح اور سچی کہ عربی زبان کا مقولہ طابق النعل بالنعل کا مصداق ہے ایک ایک شعر حقائق و واقعات اور صورت حال کا ترجمان و غماز ہے ، اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ خواہ وہ جمعیۃ علمائے ہند سے وابستہ ہوں یا احرار سے یا پھر مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی طرح کانگریس سے انہوں نے مسلم دشمنی میں مخالفت نہیں کی بلکہ حق و صداقت کے لیے اور واقعات کے آئینے میں مستقبل کی ایک دھندلی سی تصویر اور خاکہ دیکھ کر اور پھر سب سے بڑھ کر اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ والا معاملہ تھا کون ماں کا لال ہے جو آج میدان سیاست میں آ کر یہ کہے کہ ان حضرات کے اسباب وجہ مخالفت اور اندیشے غلط اور محض مفروضے ثابت ہوئے کیا وہ آج پاکستان کی تاریخ کا ایک سیاہ باب اور المیہ نہیں بنے نصف صدی ہونے کو ہے اسلام تو بڑی دور کی بات ہے اردو زبان کا اسے جائز اور شان شایان نمایاں مقام نہیں مل سکا یہ نظم پوری نہیں ہیں وہ پوری اصل نظم ارسال خدمت کر رہا ہوں یہ میں نے ایک محسن بزرگ جناب حاجی شاہ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کی ڈائری سے نقل کی ہے جو اس وقت عالم شباب میں تھے جب احرار خود اپنے عروج و شباب کی بلندیوں پر محو پرواز تھی ۔

پاکستان میں کیا کیا ہوگا؟

چار طرف میخانے ہوں گے　　گردش میں پیمانے ہوں گے
رندوں کی تلوار کے نیچے　　مذہب کے دیوانے ہوں گے
ختم نہ ہوگی فاقہ مستی　　یونہی رہے گی نفقہ کی پستی
مٹ نہ سکی ہے مٹ نہ سکے گی　　دولت کی انسان شکستی
تا بہ حدِ نظر معراج کریں گے　　جشن تخت و تاج کریں گے
مذہب ہی کی اوڑھ کے چادر　　مذہب کو تاراج کریں گے
ابنِ علیؓ کے دشمن بن کر　　شمر کے بیٹے راج کریں گے
غیروں سے یارانے ہوں گے　　اپنے سب بیگانے ہوں گے
ختم نہتے ماحول کے اندر　　واعظ کے افسانے ہوں گے
شمع بنے گا خونِ غریباں　　روشن عشرت خانے ہوں گے
پڑ جا کے غمگین دلوں میں　　راجہ خنجر تانے ہوں گے
سر سے پا تک دھوکا ہوگا　　پاکستان میں کیا کیا ہوگا

(انور صابری مرحوم)